چراغ عالم قریشی

ولادتِ پاکﷺ

۱۲ ربیع الاول کی صبح مبارک

(۱)

ہے آج صبح کیسی — نوخیز ، پیاری پیاری
بادِ نسیم کتنی — سرشار ، مہکی مہکی
شبنم کے موتیوں کی — شفّاف آبداری
پتّوں پہ ، پتیوں پر — پھولوں کی پتیوں پر
غنچوں کی بالیوں پر — نازک سی ڈالیوں پر
یوں لگ رہی ہے جیسے — جگنو چمک رہے ہوں
یا صبح دم ستارے — آنکھیں جھپک رہے ہوں
کلیاں ہیں نیم بستہ — تکتی ہیں کس کا رستہ ؟
کس انتظار میں ہیں — کیوں آدھ کھلی کھڑی ہیں؟
گل مسکرا رہے ہیں — قصّہ سنا رہے ہیں
شاید اسی صبح کا — جس میں ہوئے تھے پیدا

میرے رسولِ عربی
پیارے رسولِ عربی

(۲)

سورج نکل رہا ہے — سونا اُگل رہا ہے
عالم سنبھل رہا ہے — کروٹ بدل رہا ہے

دنیا سنوز رہی ہے — ہر شے نکھر رہی ہے
بادل شفق کھلائے — یا مشعلیں جلائے
چلتے ہیں ہولے ہولے — بڑھتے ہیں آگے آگے
جھرنے مچل رہے ہیں — دریا اُچھل رہے ہیں
بے چین ہو کے موجیں — سجدے سے کر رہی ہیں
اور آ کے وجد میں وہ — یہ گُنگنا رہی ہیں

تن من فدائے احمد
صلِ علیٰ محمد

(۳)

گاتی ہوئی ہوائیں — مخمور ہو رہی ہیں
اندازِ بے خودی میں — یہ گیت گا رہی ہیں
طلعت الیوم شمسی — آج عید ہے ہماری
انسانیت کا سورج — وحدانیت کا سورج
مظلوم کا سہارا — بے کس کی ڈھال سورج
تاریکیوں کا دشمن — غم کا وبال سورج
اک پیکرِ صداقت — روحِ جلال سورج
اور رحمتِ دو عالم — صاحب جمال سورج
دیکھو نکل رہا ہے — ہر سُو چمک رہا ہے
منبع رضائے حق کا — چشمہ قضائے حق کا
مرکز عطائے حق کا — پیکر صدائے حق کا
قالب میں اک بشر کے — کچھ عام فہم بن کے
سوئے جہان آیا — اور اپنے ساتھ لایا
اک سیلِ نُور ایسا — جس نے کیا اُجالا

دنیائے خشک و تر میں　　پہنائے بحر و بر میں
صحرا میں دشت و در میں　　ہر کوہ ، ہر کمر میں
نہ صرف اس جہاں میں　　اطرافِ لامکاں میں
ماں باپ اور خود میں　　سو بار آپ پر ہوں

قربان پیارے احمدؐ
صلِ علیٰ محمدؐ

(۴)

اوڑھے ہوئے ہے ہر شے　　اک نور کا لبادہ
ہر دل دھڑک رہا ہے　　معمول سے زیادہ
ہر پاک باز دل میں　　ہر حق نواز دل میں
اک کیفیت ہے پیدا　　اک رنگ ہے ہویدا
ہاں آج ہر مسلماں　　ہر ایک سچا انساں
محسوس کر رہا ہے　　محبوس پا رہا ہے
کیف و سرور دل میں　　نور و حضور دل میں
انوارِ طور دل میں　　نقشِ حضور دل میں

تن من فدائے احمدؐ
صلِ علیٰ محمدؐ

(۵)

ہر شے میں زندگی ہے　　ہر سمت روشنی ہے
تاریکیوں کے سائے　　مایوسیوں کے سائے
سب دور ہو گئے ہیں　　کافور ہو گئے ہیں
ہر سمت ہے اُجالا　　حق کا ہے بول بالا
باطل سمٹ گیا ہے　　رستے سے ہٹ گیا ہے
اب اونچ نیچ ساری　　ہموار ہو گئی ہے

راہِ حیات میں اب کچھ پیچ و خم نہیں ہے
محور ملا ہماری آوارہ زندگی کو
مرکز ملا ہماری ناکارہ زندگی کو
اسلام کے ذریعے سترِ حیات پایا
قرآن کے وسیلے رازِ نجات پایا
رفعت ہے اور ہم ہیں عزّت ہے اور ہم ہیں
گل پھول، بیل بوٹے خازن یہ رنگ و بو کے
بادل، ہوا کے جھونکے دریا، پہاڑ، جھرنے
شمس و قمر، ستارے سب میزبان ہمارے
ہیں آپ کی بدولت اے داورِ محبت
تن من فدائے احمدؐ
صلِ علیٰ محمدؐ

(٦)

ہے آپ کی شفاعت اے دو جہاں کی رحمت
ہم سے گناہ گاروں لیکن وفا شعاروں
کا آخری سہارا اور آخری کنارا
اور اب کہاں ملے گی گر نہ یہاں ملے گی
ہم کو پناہ یا رب ہم سے نباہ یا رب
وابستہ رکھ ہمیں تو پابستہ رکھ ہمیں تو
اسلام کے ذریعے قرآن کے وسیلے
اپنے نقیب ہی سے پیارے حبیب ہی سے
تن من فدائے احمدؐ
صل علیٰ محمدؐ

☆ ☆ ☆